اذان میں روافض کے اضافے

مصنف پُرنور شیخ الاسلام والمسلمین قدوۃ العلماء المحققین امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت

مولینا الشاہ احمد رضا خان قادری

برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

مکتبہ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ناظم آباد فیصل آباد پاکستان

Scanned by CamScanner

روافض کی اذان کے متعلق اُنہیں کے اکابر کا قول ہے کہ
اذان میں کچھ اضافہ کرلیا ہے اور کھلا تبرا ہے۔

مسمّٰی بنام تاریخی

الادلۃ الطاعنۃ
في
اذان الملاعنۃ

۱۳۰۶ھ

حضور پر نور شیخ الاسلام والمسلمین قدوۃ العلماء المحققین امام اہلسنت مجدد اعظم
دین وملت سیدنا اعلیٰحضرت مولینا الشاہ **محمد احمد رضا خان** قادری
برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

مکتبہ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
ناظم آباد
فیصل آباد

جملہ حقوق کتابت محفوظ ہیں

○

نام کتاب	———	الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ
مصنف	———	اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت
	———	مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پروف ریڈنگ	———	
کمپوزنگ	———	نوشاہی کمپوزنگ سنٹر فیصل آباد
صفحات	———	۱۶
تعداد	———	۱۱۰۰
ایڈیشن	———	اول
قیمت	———	۱۰
ناشر	———	توقیر مسعود برادران

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوشہ گنج بخش ناظم آباد فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ

از انجمن محب اسلام مرسلہ مولوی صاحب صدر انجمن۔ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کہ بالفعل اہل تشیع نے اپنی اذان وغیرہ میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کلمہ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل کہنا اختیار کیا ہے پس اہلسنّت کو اس کلمہ کا سننا بمنزلہ سننے تبرا کے ہے یا نہیں اور اس کے انسداد میں کوشش کرنا باعث اجر ہوگی یا نہیں، بینوا توجروا۔

الجواب

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

محمد وخلفائہ الاربعۃ الراشیدین والہ وصحبہ واھل سنتہ اجمعین

الحق یہ کلمہ مغضوبہ مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبرا ہے اور اس کا سننا سنی کے لئے بمنزلہ تبرا سننے کے نہیں بلکہ حقیقتاً تبرا سننا ہے والعیاذ باللہ رب العالمین تبرا کے معنی اظہار برات و بیزاری جس پر یہ کلمہ خبیثہ نہ کنایۃً بلکہ صراحۃً دال ہے کہ اس میں بالتصریح خلافت راشدہ حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

اجمعین کی نفی ہے اور اس نفی کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ بعد حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسند نشین نہ ہوئے کہ ان کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تخت خلافت پر جلوس فرمانا فرمان و احکام جاری کرنا نظم و نسق ممالک اسلامیہ و تمام امور ملک و مال و رزم و بزم کی باگیں اپنے دست حق پرست میں لینا وہ تاریخی واقعہ مشہور متواتر اظہر من الشمس ہے جس سے دنیا میں موافق مخالف یہاں تک کہ نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ ان محبان خدا و نوابان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روافض کو زیادہ عداوت کا مبنی یہی ہے ان کے زعم باطل میں استحقاق خلافت حضرت مولا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنے میں منحصر تھا جب بحکم الٰہی خلافت راشدہ اول ان تین سرداران مومنین کو پہنچی روافض نے انہیں معاذ اللہ مولیٰ علی کا حق چھیننے والا ٹھہرایا اور تقیہ شقیہ کی بدولت حضرت اسد اللہ الغالب کو عیاذاً باللہ سخت نامردو بزدل و تارک حق و مطیع باطل بتایا۔

دوستی بے خرداں دشمنی ست

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا تو لا جرم لفظ بلا فصل میں جو نفی ہے اس سے نفی لیاقت و استحقاق مراد۔ تو اس مجمل لفظ میں غصب و ظلم و انکار حق و اصرار باطل و مخالف دین و اختیار دنیا وغیرہ وغیرہ ہزاروں مطاعن ملعونہ جو قوم روافض اپنے اعتقاد میں رکھتی اور زبان سے بکتی ہے سب دفعتاً موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی برات و بیزاری کا کھلا اظہار پھر تبرا اور کس چیز کا نام ہے میں اس واضح بات کے ایضاح کرنے یعنی آفتاب روشن کو چراغ دکھانے میں زیادہ تطویل محض بیکار سمجھ کر صرف اس الزامی نظیر پر قناعت کرتا ہوں، اگر کوئی شخص کہے (قوم شیعہ

۱۔ روافض کے طور پر حضرت مولیٰ علی معاذ اللہ بزدل تارک حق مطیع باطل ٹھہرے

Scanned by CamScanner

میں بعد عبد الرزاق بن ہمام کے جس نے ۲۱۱ھ میں انتقال کیا بلا فصل بہاؤ الدین املی ہونے سے محفوظ اور بظاہر نام اسلام سے محفوظ ہے) تو کیا اس نے ان دونوں کے بیچ میں جتنے شیعے گذرے مثل طوسی و حلی و کلینی و ابن بابویہ وغیرہم سب کو کافر ملعون نہ کہا۔ نہیں نہیں یقیناً اس کے کلام کا صاف صاف یہی مطلب ہے جس کے سبب ہم اہل حق بھی اس لفظ پر انکار کریں گے اور اسے ناپسند رکھیں گے کہ ہمارے نزدیک بھی ان سب پر علی الاطلاق حکم کفر و لعنت جائز نہیں۔ انصاف کیجئے کیا اگر یہ بات علانیہ بر سر بازار پکاری جائے تو شیعہ کو کچھ ناگوار نہ ہو گا یا وہ اسے صریح اپنی توہین و تذلیل نہ سمجھیں گے حالانکہ اس بیچ میں جتنے شیعے گذرے کسی کی مدح و عقیدت شیعہ کے اصول مذہب میں داخل نہیں، نہ معاذ اللہ قرآن و حدیث یا اقوال ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ان لوگوں کی نیکی و خوبی پر دال پھر حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جن کی ثنا و مدحت و ادب و عقیدت ہم اہل سنت کے اصول مذہب میں داخل اور ہمارے نزدیک ہزاروں آیات و احادیث حضرت رسالت و اقوال ائمہ اہل بیت صلوات اللہ علیہ و علیہم سے ان کی لاکھوں خوبیاں تعریفیں مالا مال، ان کی نسبت ایسا کلمہ مغضوبہ اذان میں پکارا جانا کیوں کر ہماری توہین مذہبی نہ ہو گا یا ہمارے دلوں کو نہ دکھائے گا غرض یہ تو وہ روشن و بدیہی بات ہے جس کے ایضاح کو جو کچھ کہئے اس سے واضح تر نہ ہو گا مجھے بتوفیق اللہ عزوجل یہاں یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ کلمات جو روافض حال نے سینوں کی ایذا رسانی کو اذان میں بڑھائے ہیں، ان کے مذہب کے بھی خلاف ہیں ان کی حدیث و فقہ کی رو سے بھی اذان ایک محدود عبارت معدود کلمات کا نام ہے جن میں یہ ناپاک لفظ داخل نہیں،

ا۔ حضرات خلفائے ثلاثہ کی ثنا و مدحت ادب و عقیدت اہلسنت کے اصول مذہب میں ہے۔

ان کے نزدیک بھی اس اذان منقول میں اور عبارت بڑھانا ناجائز و گناہ اور اپنے دل سے ایک نئی شریعت نکالنا ہے، ان کے پیشوا خود لکھ گئے کہ ان زیادتیوں کی موجد ایک ملعون قوم ہے جنہیں امامیہ بھی کافر جانتے ہیں، میں ان تینوں امور کی سندیں مذہب امامیہ کی معتبر کتابوں سے دوں گا۔ اور ان کی عبارتیں مع صاف ترجمہ کے نقل کروں گا۔ وباللہ التوفیق ولہ الحمد علی اراءۃ سواء الطریق۔

سند امر اول

شرائع الاسلام: شیخ حلی مطبوعہ کلکتہ مطبع گلدستہ نشاط ۱۲۵۵ کے صفحہ ۳۴ پر ہے

الاذان علی الاشهر ثمانية عشر فصلا التكبير اربع و الشهادة بالتوحيد ثم بالرسالة ثم يقول حی علی الصلوة ثم حی علی الفلاح ثم حی علی الخير العمل والتكبير بعده ثم التهليل كل فصل مرتان۔

ترجمہ: اذان مشہور تر قول پر اٹھارہ کلمے ہیں تکبیر چار بار اور گواہی توحید کی پھر رسالت کی پھر حی علی الصلوۃ پھر حی علی الفلاح پھر حی علی الخیر العمل اور اس کے بعد اللہ اکبر پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ دوبار)

خضیدحی جو شہید ثانی کہا جاتا ہے اس کی شرح مدارک میں لکھتا ہے۔

هذا مذهب الاصحاب لا اعلم فيه مخالفا والمستند فيه مارواه ابن بابوية و الشيخ عن ابی بكر الحضرمی و كليب الاسدی عن ابی

ف روافض کے پیشواؤں نے کہا کہ اذان میں خلیفہ رسول اللہ بلا فصل وغیرہ زیادت کی موجد ایک ملعون قوم ہے۔

Scanned by CamScanner

عبد اللّٰہ علیه السلام انه حکی لهما الاذان فقال اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اشهدان لا اله الا اللّٰہ اشهدان لا اله الا اللّٰہ اشهدان محمدا رسول اللّٰہ اشهدان محمد رسول اللّٰہ حی علی الصلاة حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا اله الا اللّٰہ لا اله الا اللّٰہ و الاقامة کذالک و عن اسمعیل الجعفی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول الاذان و الاقامة خمسة و ثلثون حرفا فعد ذالک بیده واحدا واحدا الاذان ثمانیة عشر حرفا و الاقامة سبعة عشر حرفا و اشار المصنف بقوله علی الاشهر الی ما رواه الشیخ بسنده الی الحسین بن سعید عن النصر بن سوید عن عبد اللّٰہ بن سنان قال سالت ابا عبد اللّٰہ علیه السلام عن الاذان فقال نقول اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اشهدان لا اله الا اللّٰہ اشهدان لا اله الا اللّٰہ اشهدان محمدا رسول اللّٰہ اشهدان محمدا رسول اللّٰہ حی علی الصلاة حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا اله الا اللّٰہ لا اله الا اللّٰہ و رمی زرارة الفضیل عن ابی عبد اللّٰہ علیه السلام نحو ذالک و حکی الشیخ فی فاعن بعض الاصحاب ترجیع التکبیر فی اخر الاذان و هو شاذ مردود بما تلونا من الاخبار اه ملخصا۔

ترجمہ: ازان کے وہی اٹھارہ کلمے ہونا مذہب تمام امامیہ کا ہے جس میں میرے نزدیک کسی نے خلاف نہ کیا اور اس کی سند وہ حدیث ہے جو ابن بابویہ و شیخ نے ابو بکر حضرمی و کلب اسدی سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان کے سامنے

ازان یوں بیان فرمائی اللہ اکبر ۴ 'اشہد ان لا الہ الا اللہ ۲ 'اشہد ان محمدا رسول اللہ ۲ 'حی علی الصلوۃ ۲ 'حی علی الفلاح ۲ 'حی علی خیر العمل ۲ 'اللہ اکبر ۲ 'لا الہ الا اللہ ۲ 'اور فرمایا اسی طرح تکبیر ہے اور اسماعیل جعفی سے روایت ہے میں نے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ازان و تکبیر کا مجموعہ پنتیس کلمے ہیں 'پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک ایک کر کے گنے 'ازان اٹھارہ کلمے اور تکبیر سترہ اور وہ جو مصنف (یعنی حلی نے شرائع الاسلام میں) کہا کہ مشہور تر قول پر ازان کے اٹھارہ کلمے ہیں وہ اس سے اس حدیث کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شیخ نے بسند خود حسین بن سعید 'اس نے نصر بن سوید 'اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ازان کو پوچھا فرمایا یوں کہہ اللہ اکبر ۲ 'اشہد ان لا الہ الا اللہ ۲ 'اشہد ان محمد رسول اللہ ۲ 'حی علی الصلوۃ ۲ 'حی علی الفلاح ۲ 'حی علی خیر العمل ۲ 'اللہ اکبر ۲ 'لا الہ الا اللہ ۲ (یعنی اس حدیث میں شروع ازان صرف دو تکبیر سے ہے تو ازان کے سولہ ہی کلمے رہیں گے) اور زرارہ و فضیل نے امام ممدوح سے یوہیں روایت کی اور شیخ نے بعض امامیہ سے آخر ازان میں چار تکبیریں نقل کیں اور وہ شاذ مردود ہے بسبب ان حدیثوں کے جو ہم نے ذکر کیں۔ شہید شیعہ ابو عبد اللہ بن مکی لمعہ دمشقیہ میں لکھتا ہے۔

یکبر اربعا فی اول الاذان ثم التشهدان 'ثم حیعلات الثلث ثم التکبیر ثم التهلیل مثنی فهذا ثمانیة عشر فصلا۔ فهذه جملة الفصول المنقولة شرعا و لا یجوز اعتقاد شرعیة غیر هذه الفصل فی الاذان و الاقامة کالتشهد بالولایة لعلی اه ملخصا۔

ترجمہ: اول ازان میں چار بار اللہ اکبر کہے 'پھر دونوں شہادتیں 'پھر تینوں حی علیٰ 'پھر اللہ اکبر 'پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ دو بار یہ اٹھارہ کلمے ہیں اور کل یہی ہیں جو شرع میں

منقول ہوئے' ان کے سوا اذان و اقامت میں اور کسی کو مشروع جاننا جائز نہیں جیسے اشھدان علیا ولی اللّٰہ۔

سند امر دوم: اسی مدارک میں ہے۔

الاذان سنة متلقاة من الشارع کسائر العبادات فیکون الزیادة فیه تشریعا محرما کما یحرم زیادة ان محمدا و اله خیر البریة فان ذالک وان کان من احکام الایمان الا انه لیس من فصول الاذان۔

ترجمہ: اذان ایک سنت ہے جسے شارع (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا مثل اور عبادتوں کے تو اس میں کوئی لفظ بڑھانا اپنی طرف سے نئی شریعت ایجاد کرنا ہے اور یہ حرام ہے جیسے ان محمدا و آلہ خیر البریہ کا بڑھانا حرام ہوا کہ یہ اگرچہ احکام ایمان سے ہے مگر اذان کے کلمات سے نہیں' اسی میں ہے۔

الاذان عبادة متلقاة من صاحب الشرع فیقتصر فی کیفیتها علی المنقول والروایات المنقولة اهل البیت علهیم السلام خالیة عن هذا اللفظ فیکون السنان به تشریعا محرما۔

ترجمہ: اذان ایک عبادت ہے کہ صاحب شرع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سیکھی گئی تو اس کی کیفیت میں اسی قدر اقتصار کیا جائے جس قدر شارع علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول ہے اور حضرات اہل بیت کرام علیہم السلام سے جو روایتیں منقول ہوئیں وہ اس لفظ سے خالی ہیں تو اس کا بڑھانا نئی شریعت تراشنا ہوگا کہ حرام

ف بعض ائمہ روافض کی تصریح کہ اذان میں اشھدان علیا ولی اللہ یا اس کے مثل کہنا ناجائز ہے اور اذان میں اس کی مشروعیت کا اعتقاد باطل۔

ف بعض پیشوایان روافض کی تصریح کہ ۱۸ کلمات منقولہ اذان سے کوئی کلمہ بڑھانا نئی شریعت گڑھنا ہے اور یہ حرام ہے۔

ہے۔

سند امر سوم: شیخ صدوق شیعہ ابن بابویہ قمی کہ ان کے یہاں کے اکابر مجتہدین و ارکان مذہب سے ہے' کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب الاذان و الاقامۃ للموذنین میں لکھتا ہے۔

روی ابوبکر الخضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبداللّٰه علیه السلام انه حکی لهما الاذان فقال اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر اشهد ان لا اله الا اللّٰه اشهد ان لا اله الا اللّٰه اشهد ان محمدا رسول اللّٰه اشهد ان محمدا رسول اللّٰه حی علی الصلاة حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی الخیر العمل حی علی الخیر العمل اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر لا اله الا اللّٰه لا اله الا اللّٰه وقال مصنف هذا الکتاب هذا هو الاذان الصحیح لا یزاد فیه و لا ینقص منه و المفوضة العنهم اللّٰه قد وضعوا اخبارا و زادوا فی الاذان محمدا و ال محمد خیر البریة مرتین و فی بعض روایاتهم بعد اشهد ان محمدا رسول اللّٰه اشهد ان علیا ولی اللّٰه مرتین و منهم من روی بدل ذالک و اشهد ان علیا امیر المومنین حقا مرتین ولا شک فی ان علیا ولی اللّٰه و انه امیر المومنین حقا و ان محمدا و اله صلوات اللّٰه علیهم خیر البریه ولکن لیس ذالک فی اصل الاذان و انما ذکرت ذالک لیعرف بهذه الزیادة المتهوت بالتفویض المدلسون انفسهم فی حجتنا۔

ترجمہ: ابوبکر حضرمی و کلیب اسدی حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے راوی کہ اس جناب نے ان کے سامنے اذان یوں کہہ کر سنائی اللہ اکبر ۴' اشھد ان لا الہ الا اللہ ۲'

اشہد ان محمدا رسول اللہ ۲' حی علی الصلوۃ ۲' حی علی الفلاح ۲' حی علی خیر العمل ۲' اللہ اکبر ۲' لا الہ الا اللہ ۲'

مصنف اس کتاب کا کہتا ہے یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں کچھ بڑھایا جائے نہ اس سے کچھ گھٹایا جائے اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ ان پر لعنت کرے کچھ جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گڑھیں اور اذان میں محمد و آل محمد خیر البریہ بڑھایا اور انہیں کی بعض روایات میں اشھدان محمدا رسول اللّٰہ کے بعد اشھدان علیا ولی اللّٰہ دو بار آیا اور ان کے بعض نے اس کے بدلے اشھدان علیا امیر المومنین حقا دو بار روایت کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے آل علیہم السلام تمام جہاں سے بہتر ہیں مگر یہ کلمے اصل اذان میں نہیں اور میں نے یہ اس لئے ذکر کر دیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان لئے جائیں جو مذہب تفویض سے متہم ہیں اور براہ فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی فرقہ امامیہ) میں داخل کرتے ہیں' دیکھو امامیہ کا شیخ صدوق کیسی صاف صاف شہادت دے رہا ہے کہ اذان کے شرع میں وہی اٹھارہ کلمے ہیں اور ان پر یہ زیادتیاں مفوضہ کی تراشی ہوئی ہیں اور صاف کہتا ہے لعنہم اللہ تعالیٰ ان پر اللہ لعنت کرے۔

تنبیہہ لطیف: جس طرح بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے یہ امور پیشوایان شیعہ کی تصریحات سے لکھے یوہیں مناسب کہ اس کلمہ خبیثہ کا تبرا ہونا بھی انہیں کے معتمدین سے ثابت کر دیا جائے صدر کلام میں جس واضح تقریر سے ہم نے اس کا تبرا ہونا ظاہر کیا اس سب سے قطع نظر کیجئے تو ایک امام شیعہ کی شہادت لیجئے کہ اس کی تقریر سے اس ناپاک کلمے کا سب صریح و دشنام قبیح ہونا ثابت ان کا علامہ کتاب المختلف میں لکھتا

ہے۔

المفاخرة لا تنفک عن السباب' اذ المفاخرة انما تتم بذكر فضائل له وسلبها خصمه او سلب رذائل عنه و اثباتها الخصمة و هذا معنى السباب۔

ترجمہ: دو شخصوں کا آپس میں تفاخر کرنا (کہ ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے پر کسی فضل و کمال میں ترجیح دے) باہم دشنام دہی سے خالی نہیں ہوتا کہ مفاخرت یوہیں تمام ہوتی ہے کہ یہ شخص کچھ خوبیاں اپنے لئے ثابت کرے اور اپنے مقابل کو ان سے خالی کہے یا بعض برائیوں سے اپنی تبری اور اپنے مقابل کے لئے انہیں ثابت کرے اور یہی معنی دشنام دہی کے ہیں۔

نقله بعض محشی الروضة البهية شرح اللمعة الد مشقية على هامشها من كتاب الحج فی تفسير السباب صفحہ ۱۶۱۔

اب کہئے کہ خلافت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضیلت ہے یا نہیں ضرور کہئے گا کہ اعلیٰ فضائل سے ہے' اب کہئے خلیفہ رسول اللہ کہہ کر آپ نے اسے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے لئے ثابت کیا اور "بلا فصل" کہہ کر حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے سلب کیا یا نہیں۔ اقرار کے سوا کیا چارہ ہے۔ اور جب یوں ہے اور آپ کا علامہ گواہی دیتا ہے کہ شرع میں دشنام اسی کا نام تو کیا محل انکار رہا کہ یہ مبغوض کلمہ معاذ اللہ علی الاعلان ہمارے پیشوایان دین کو صاف صاف دشنام دیتا ہے' پھر تبرا نہ بتانا عجب سینہ زوری ہے۔

Scanned by CamScanner

ہاں اب داد انصاف طلب ہے

اگر بالفرض یہ کلمہ ملعونہ ان کی اذان مذہبی میں داخل ہوتا اور ان کے یہاں روایات میں آتا تو کہہ سکتے کہ صرف اہلسنّت کا دل دکھانا مقصود نہیں بلکہ اپنی رسم مذہبی پر نظر ہے' اب کہ یقیناً ثابت کہ کلمہ مذکورہ خود ان کے مذہب میں بھی نہیں نہ صاحب شرع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت' نہ حضرات ائمہ اطہار سے اس کی اجازت' نہ ان کے پیشواؤں کے نزدیک اذان کی یہ ترکیب وکیفیت بلکہ خود انہیں کی معتبر کتابوں میں تصریح کہ اذان میں صرف اتنا بڑھانا بھی حرام ہے کہ اشھد ان علیا ولی اللّٰہ اور یہ زیادتیاں اس فرقہ ملعونہ کی نکالی ہوئی ہیں جو باتفاق اہلسنّت وشیعہ کافر ہیں تو ایسی حالت میں اس کے بڑھانے کو ہرگز کسی رسم مذہبی کی ادا پر محمول نہیں کر سکتے' بلکہ یقیناً سوا اس کے کہ اہلسنّت کو آزار دینا اور ان کا دل دکھانا اور ان کی توہین مذہبی کرنا مد نظر ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں۔ سبحان اللہ! طرفہ بیباکی ہے اگر یہ ناپاک لفظ ان کی اذان مذہبی میں ہوتا بھی تاہم کوئی فریق اپنی اس رسم مذہبی کا اعلان نہیں کر سکتا جس میں دوسرے فریق کی توہین مذہبی یا اس کی پیشوایان دین کی اہانت ہو نہ کہ یہ ناپاک رسم کہ خود شیعہ کے بھی خلاف مذہب ملعون کافروں سے کہ سیکھ کریوں اعلان کریں اور ہمارے پیشوایان دین کی جناب میں ایسے الفاظ کہہ کر جو بتصریح انہیں کے عمائد کے صریح دشنام ہیں ہمارا دل دکھائیں' کیا اب ہند میں روافض کی سلطنت ہے یا گورنمنٹ ہند شیعہ ہو گئی یا اس نے ہماری

توہین مذہبی کی پروانگی دیدی یا شیعی صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا کرلی جس کے باعث ارتکاب جرم میں دہشت نہ رہی۔

فالی اللّٰہ المشتکی وعلیہ البلاغ
وھو المستعان ولا حول ولا قوۃ الا
باللّٰہ العلی العظیم وصلی اللّٰہ
تعالٰی علی سیدنا ومولانا
محمد والہ وصحبہ
اجمعین
والحمد
للّٰہ
رب العالمین

Scanned by CamScanner